کیا جنّت فنا ہوجائیگی؟

بسلسلہ ماہ اکتوبر ۳۴ء

(از مولوی سید نظیر الحسن سہوانی متعلم رحمانیہ)

جہنم کے عدم بقا پر معترضین کے جوادلہ تھے وہ آپ کو معلوم ہوچکے. ارباب بصیرت نے معلوم کرلیا ہوگا کہ وہ کس حدتک صحیح تھے بہرحال دو پرچوں میں ان کا اجمالاً جواب دیدیا گیا ہے۔ معترضین کا ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ جنت بھی فنا ہوجائیگی یعنی اس کو بھی بقا حاصل نہیں ہے بلکہ عرصہ دراز تک رہنے کے بعد نہ جنت کا وجود رہے گا اور نہ جہنم کا اور اس کے سکان بھی فنا کردیئے جائیں گے۔ یہ قول صراحتاً قرآن وحدیث کے خلاف ہے. ناظرین اس سے قبل معلوم کرچکے ہیں کہ امام بخاریؒ نے بسند صحیح یہ ثابت کردیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب مخلوق میں فیصلہ کردیا جائیگا تو موت کو لایا جائے گا اور دوزخ وجنت کے مابین ذبح کردیا جائیگا اس کے بعد ایک منادی پکاریگا کہ اے جنتیو! اب تم کو موت نہیں آئے گی جس کی وجہ سے وہ لوگ بہت خوش ہوں گے۔ پھر ندا دے گا اے دوزخیو! اب تم کو بھی موت نہیں آئے گی جس کی وجہ سے وہ لوگ بہت غمگین ہوں گے۔ اور علاوہ اس کے قرآن پاک کی بہت سی آیتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ دوزخ فنا ہوگی اور نہ جنت اور نہ اس کے رہنے والے اس سے نکالے جائیں گے۔ باوجود ان دلہ قاطعہ کے ان کے خلاف کچھ کہنا خدا کے حکم سے سرتابی کرنا ہے بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس عالم الغیوب کو جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ بات بتلاتے ہیں جسکو وہ نہیں جانتا. ایسے شخص کے بارے میں جو قرآن وحدیث کی صراحتاً مخالفت کرے علمار اہلسنت والجماعت کا فتویٰ ظاہر ہے کہ ان کو دین سے کوئی واسطہ نہیں اس کی مثال خود سرور عالمؐ نے اس طرح دی ہے کہ یہ لوگ ایمان سے اس طرح نکلجائیں گے جس طرح کہ تم کسی جانور کو تیر مارو اور وہ اس کے پار نکلجاتا ہے مگر اس میں خون کی خفیف سی جھلک ہوتی ہے یہ لوگ اوپر کے دل سے قرآن پڑھینگے اور نام کے مسلمان ہوں گے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر یہ بھی واضح کردیا جائے کہ دوزخ وجنت کے فنا کا قول سب سے پہلے کس شخص نے کہا اور اس کے کیا عقائد تھے تاکہ ناظرین اس فرقۂ باطلہ کے عقائد نامرضیہ میں پڑکر اپنی عقبیٰ کو برباد نہ کریں۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کو حی وعالم نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ صفت مخلوق کی ہے۔ انکا یہ عقیدہ کسی صورت سے صحیح ودرست نہیں اس لئے کہ وہ اپنی شان وصفات میں نرالا ہے وہ کسی کے مثل نہیں ہے قرآن پاک میں اس نے اپنے کو حی وعالم کہا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ وہ حی وعالم ہے مگر لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ . . . . اسی طرح یہ لوگ باری تعالیٰ کے ہاتھ پیر نہیں مانتے. تمام اہلسنت والجماعت کا (بغیر کسی امام کے اختلاف کے) یہی مذہب ہے کہ قرآن پاک میں باری تعالیٰ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ہے مگر ان کی کیفیت نامعلوم ہے ان باتوں کا قول سب سے پہلے جہم بن صفوان نے کیا جس کو سالم بن احوز مازنی نے اسی بنا پر قتل کیا آج کل اس کا پیرو فرقہ قرآنیہ ہے جن کے نزدیک حدیث کوئی شئی نہیں ہے معدودے چند احادیث کے علاوہ وہ کسی حدیث کو نہیں مانتے جن کی تردید حضرت الاستاذ مولانا احمد اللہ صاحب صفحات

محدث میں اپنے خاص طرز میں مسلسل کر رہے ہیں۔ الغرض ان کے جو دلائل ہم کو معلوم ہوئے ہیں ان میں ان کی عقلوں کا پورا پورا ماتم ہے۔ ناظرین کرام بھی اندازہ لگائیں گے کہ وہ کس حد تک صحیح ہیں ہمکو جہانتک معلوم ہو سکا ہے یہ کہ ان لوگوں کے اس باب میں دو اعتراض ہیں اور دونوں آیات قرآنی ہی ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا ہر ایک چیز کی بقا کی مدت کو جانتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا نے جنت اور جہنم کے بقا کی مدت کو جانا ہے یا نہیں اگر کہو کہ خدا نہیں جانتا تو تم نے خدا کی طرف جہل کی نسبت کی جس سے وہ مبرا و منزہ ہے اور خدا کے فرمان کی تکذیب لازم آئے گی۔ اگر تم کہو کہ خدا جنت اور دوزخ کے بقا کی مدت کو جانتا ہے۔ او ظاہر ہے کہ جو چیز جانی جائیگی۔ احاطہ کی ہوئی ہوگی اور جو ایسی ہوگی وہ یقیناً فنا ہوگی لہذا اس آیت کی بنا پر لازم آیا کہ جنت و دوزخ فنا ہو جائیگی۔ جواب۔ آیت میں فرمایا گیا ہے احصی کل شی عددا ۔ شئی کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جو خارج میں موجود ہو۔ اور جو موجود فی الخارج ہی نہیں شئی بھی نہیں اور عد جس چیز کو گنے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ موجود فی الخارج ہو۔ وہ زمانہ جو ابتک آیا ہی نہیں اس کی تعداد کو عد نہیں گن سکتا۔ لہذا وہ سیاق آیت سے خارج ہے۔ البتہ جنتیوں کی وہ حرکات جو قوت سے فعل میں آئی ہیں اس کو عد گن سکتا ہے۔ اور جن کا وجود ہی نہیں ہوا ان کو عد عاد نہیں۔

دوسری آیت کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ۔ ہے یعنی خدا کے علاوہ تمام اشیاء فانی ہیں اور ان میں جنت دوزخ بھی داخل ہیں لہذا یہ دونوں بھی فانی ہوئیں۔ جواب۔ ہم بھی اس کو مانتے ہیں ہمارا بھی ایمان ہے کہ خدا کے علاوہ تمام اشیاء فانی ہیں مگر اس آیت کے کسی لفظ سے یہ نہیں معلوم ہوا کہ جنت پر مطلقاً فنا طاری ہوگا ہم بھی کہتے ہیں کہ جنت فانی ہے مگر کس اعتبار سے اس کو بھی سن لیجئے۔ اس اعتبار سے کہ جنت میں جو میوہ جات ہوں گے وہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر نہیں رہیں گے بلکہ ان میں تغیر ہوتا رہیگا۔ آتے رہیں گے اور جاتے رہیں گے یعنی جس پھل کو جنتی کھالیں گے اس پر فنا طاری ہو جائیگا اس کے بعد دوسرا پھل اس کی جگہ لے لیگا۔ اس صورت میں جزء کا فنا ہونا لازم آیا نہ کل کا۔ اور مسلم مسئلہ ہے کہ فناء جزء مستلزم فنائے کل کو نہیں۔ کاش یہ لوگ اُن آیات پر غور کر لیتے جن میں صراحتاً جنت کی بقا کو بتلایا گیا ہے تو یہ شبہ ہی نہ پیدا ہوتا جب یہ بناء فاسد علی الفاسد ہے تو نتیجہ کیونکر مثمر ہو سکتا ہے۔ آیئے اب ذرا ان دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کو بھی سنیئے۔ جو صراحتاً بتلاتے ہیں کہ جنت کبھی فنا نہ ہوگی اور جنت والے ہمیشہ زندہ رہیں گے خدائے تعالیٰ جنتیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَۃَ الْاُوْلٰی وَ وَقٰھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۔ یعنی جنتیوں پر سوائے دنیاوی موت کے اور کوئی موت طاری نہ ہوگی۔ اور دوسری جگہ جنت کے متعلق فرماتا ہے۔ اُکُلُھَا دَآئِمٌ وَّظِلُّھَا جنت کے میوے اور اس کا سایہ کبھی فنا نہ ہوگا۔ اور ایک آیت میں بہت ہی تصریح فرمائی ہے جس کی وجہ سے کسی عقلمند کو شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۔ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ۔ یعنے مومنوں کو ہم ایسے باغات میں رکھینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ بھی سن لو کہ یہ وعدہ کسی ایسے ویسے کا نہیں ہے بلکہ خدا کا وعدہ ہے جس کی شان لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ ہے اس سے زیادہ سچے وعدہ والا تو اور کوئی بھی نہیں۔ اس مقدس آیت نے ہر قسم کے شک و شبہ کی بیخ و بن کو کھود دیا۔ اور علاوہ اس کے عقل بھی گواہی دیتی ہے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ جب دوزخ و جنت اور اس کے اہل سب ہی فنا ہوں گے تو انبیاء کے بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

انبیاء دنیا میں آئے اور طرح طرح کی تکالیف برداشت کیں صرف خدا کی خوشنودی کیلئے اور اس لئے کہ یہ زندگی فانی ہے اس کی تکالیف دار البقاء کے عیش و آرام کے مقابل میں ہیچ ہیں مگر جب ان کو ان کے فعل کا پورا بدلہ اور ان کے دشمنوں کو پوری سزا نہ ملی تو ظلم ہوا حالانکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۔ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ دوسری آیات میں بھی خالدین فیہا ابدا کا لفظ موجود ہے جو صاف طور سے یہ بتلاتا ہے کہ اہل جنت۔ جنت سے کبھی نہ نکالے جائیں گے مگر یہ امکان تھا کہ جنت میں رہتے رہتے طبیعت گھبرا جائے اور خود نکل جائیں اسکو دوسری آیت میں باتم و احسن وجوہ بیان فرمادیا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۔ اس آیت میں مزید یہ فرمایا گیا کہ یہ لوگ خدا کے مہمان کی حیثیت سے جنت میں مقیم ہوں گے۔ اور مہمان کی نہ کوئی شخص بے عزتی کرتا ہے اور نہ اس کو نکالتا ہے پس معلوم ہوا کہ جنتی جنت سے نکالے نہ جائیں گے مگر مہمان چونکہ ایک عرصہ تک رہ کر چلے جاتے ہیں اس لئے ہو سکتا تھا کہ جنتی بھی کچھ عرصہ جنت میں رہ کر چلے آئیں یہاں اس کی بھی نفی کردی کہ وہ لوگ وہاں سے خود بھی نہ جائیں گے۔ ہمارے خیال میں جو شخص ان روشن آیات کو سنے گا اس کو سوائے سر خم کرنے کے اور کوئی چارہ کار نظر نہ آئے گا ہاں اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی اس کے تسلیم کرنے سے سرتابی کرے گا تو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے پاس ادلہ کی کمی نہیں ہے ہم نے اپنے مضمون میں بہت اختصار سے کام لیا ہے تاکہ ناظرین کی پریشانی طبع کا باعث نہ ہو۔ خدا ہم سب کو راہ مستقیم پر گامزن کردے۔ آمین۔

اخلاق اور تعلیم نبوی

(از مولوی عبدالشکور اسکوہری متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

یہ امر کسی باخبر انسان پر مخفی نہیں کہ آنحضورؐ نے جب اہل قریش کو اسلام کی تعلیم دی اور ان جانوروں کو جو بظاہر انسانی لباس میں ملبوس تھے دین حق کی طرف بلایا تو ان کی اخلاقی تمدنی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی وہ لوگ اپنی اولاد کو بدست خود زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ اور جانوروں سے بھی بدتر تھے کیونکہ کوئی چوپایہ اپنے بچہ کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا بلکہ کسی موذی کے حملہ میں اس کی جان توڑ حفاظت کرتا ہے مگر اہل عرب اپنی اولاد کو چند مٹھی ریت کے تلے بدست خود دفن کر دیا کرتے تھے وہ مادر نامہربان اپنی گود کو اس طرح نفرت سے خالی کرتی تھی جیسے کوئی سانپ جننے والی عورت سانپ کو دور پھینکتی ہو۔ چنانچہ حالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شعر ؎

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر ۔۔۔ تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور ۔۔۔ کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر
یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت ۔۔۔ بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت